سوال

صحابی کس کو کہتے ہیں اس کی تعریف کیا ہے۔

جواب

صحابی کی تعریف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ صحابی کس کو کہتے ہیں اس کی تعریف کیا ہے۔ ابھی چند دن پہلے میری ایک رشتہ دار سے بات ہو رہی تھی تو انہوں نے کہا کے حسن و حسین رضی اللہ تعالی عنہما صحابی نہیں تھے کیونکے وہ تو ابھی بچے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوگیا۔ وہ تو ابھی بلوغت تک بھی نہیں پہنچے تھے۔ اس بات میں کتنا وزن ہے اور کن کن محدثین نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ جواب حوالہ جات کے ساتھ دیں۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی مشہور کتاب "الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ" میں "صحابی" کی تعریف یوں کی ہے : الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم | مؤمنا بہ، ومات علی الإسلام صحابی اسے کہتے ہیں جس نے حالتِ ایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور اسلام پر ہی فوت ہوا۔ پھر درج بالا تعریف کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ مزید کہتے ہیں : فیدخل فیمن لقیہ من طالت مجالستہ لہ أو قصرت، | ومن روی عنہ أو لم یرو، ومن غزا معہ أو لم یغز، ومن رآہ رؤیۃ ولو لم یجالسہ، | ومن لم یرہ لعارض کالعمی. | ویخرج بقید الإیمان من لقیہ کافرا ولو أسلم بعد ذلک إذا لم یجتمع بہ مرۃ أخری. الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ1158/اس تعریف کے مطابق ہر وہ شخص صحابی شمار ہوگا جو۔۔۔۔ • رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں ملا کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کو مانتا تھا • پھر وہ اسلام پر ہی قائم رہا یہاں تک کہ اس کی موت آگئی • خواہ وہ زیادہ عرصہ تک رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صحبت میں رہا یا کچھ عرصہ کے لیے • خواہ اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی احادیث کو روایت کیا ہو یا نہ کیا ہو • خواہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کسی جنگ میں شریک ہوا ہو یا نہ ہوا ہو • خواہ اس نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو یا (بصارت نہ ہونے کے سبب) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار نہ کر سکا ہو ہر دو صورت میں وہ "صحابئ رسول" شمار ہوگا۔ اور ایسا شخص "صحابی" متصور نہیں ہوگا جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے کے بعد مرتد ہوگیا ہو۔ مذکورہ بالا تعریف کی رو سے سیدنا حسین اور سیدنا حسن بھی صحابی ہیں۔ اور آپ کے رشتہ دار کی بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث